

## 91391- دہما کے لیے حالت جنابت میں مبارکباد دینے والوں کا استقبال کرنا جائز ہے

سوال

ہمارے علاقے میں ساگ رات میں دخول کے بعد دہم کا انتظار کرتے ہیں تاکہ اسے برکت کی دعا دیں، اور اس کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اور اسی طرح مرد حضرات بھی دہما کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اور غسل جنابت سے قبل باہر آتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے، یا کہ انہیں مبارکباد دینے والوں کا استقبال کرنے سے قبل غسل جنابت کرنا واجب ہے۔

معاملہ یہ ہے کہ انہیں تیار ہونے کے لیے بہت وقت لختا ہے، اور خاص کردہم کے لیے، اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

پسندیدہ جواب

جنی شخص کا مبارکباد دینے والوں کے استقبال کے لیے باہر آنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے ایک راستے میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور میں جنی حالت میں تھا، لہذا میں وہاں سے کھسک گیا اور جا کر غسل جنابت کیا تو پھر واپس آیا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

ابو ہریرہ تم کہاں تھے تو میں نے عرض کیا: میں جنی تھا اس لیے میں نے آپ کے ساتھ بیٹھنا پسند کیا کہ آپ کے ساتھ حالت جنابت میں بیٹھوں، تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سبحان اللہ بلا شبه مسلمان شخص بھی نہیں ہوتا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (283) صحیح مسلم حدیث نمبر (372).

لیکن اس کے لیے افضل اور بہتر ہے کہ وہ وضو کر لے کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ:

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنی ہوتے اور کھانا تناول کرنا چاہتے یا سونا چاہتے تو نماز جیسا وضو کر لیتے تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (305).

اور اس لیے بھی کہ فرشتے جنی شخص کے قریب نہیں آتے، جیسا کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

"تین شخص ایسے ہیں جن کے قریب فرشتے نہیں آتے کافر کی لاش، اور خلوق خوبیں لھڑا ہوا شخص، اور جنی جب تک وضو نہ کر لے"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (4180) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد حدیث نمبر (3522) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

خلوق خوبیوں سے لھڑا ہوا شخص: یعنی وہ شخص جس نے ایسی خوبیوں استعمال کر کر کھی ہو جس میں زعفران ملا ہوا ہوتا ہے، کیونکہ اس میں رعنونت اور عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے۔

دیکھیں : فیض القدر (325/3).

مزید آپ سوال نمبر (6533) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

لیکن یہ ہے کہ اس طرح کی قدیم اور پرانی عادات کے بارہ میں لوگوں کی راہنمائی کرنی چاہیے اور انہیں اسے چھوڑنے کا عادی بناجانے کہ وہ اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کریں اس طرح کے عمداء جماعت میں دوہما اور دہم کی شرم و حیاء کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

بلکہ اس سے بڑھ کر اس طرح کی حالت میں نفیاتی بوجھ سا پڑتا ہے : کہ آدمی اور اس کی بیوی محسوس کرتے ہیں کہ رشتہ دار اور لوگ اس انتظار میں ہیں کہ وہ اپنے اس کام سے فارغ ہوں تا کہ لوگ انہیں مبارکباد دیں !!

کیونکہ مبارکباد دینے کا وقت اتنا تگ نہیں کہ ضرور اسی حرج والے وقت میں مبارکباد دی جائے، کیونکہ یہ مبارکباد تو رخصتی کے وقت بھی دی جا سکتی ہے، اور یا پھر ویسے میں یا سہاگ رات کے بعد، یا کسی دوسرے وقت، بلکہ اس وقت کو عمداء مقرر کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ خاوند اور بیوی کو اس بوسیدہ قدیم عادت کے مطابق بھی مبارکباد دی جائے، جس کی شریعت اسلامیہ میں کوئی دلیل نہیں ملتی، اور عقل سلیم میں بھی اس کی کوئی وجہ نہیں یا پھر محاسن اور آداب و اخلاق بھی اس طرح کی عادت سمجھنے سے قاصر ہیں۔

واللہ اعلم۔